APPROVED

آغا خان فاؤنڈیشن

اور

علمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دارالعلوم تعلیم القرآن

بازہ گیٹ پشاور صدر

www.Tauheed-Sunnat.com
www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

الِاستفتاء

کیافرماتے ہیں علماءکرام کہ چترال اورگلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کاخاصااثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہےاور یہاں کے اکثرلوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کومسلمان ظاہرکرکےاورغریب مسلمانوں کولالچ دےکرآغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کوآغاخانی بنایا گیاتوبعض علماءکواس کااحساس ہوااورآغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کوبتاناشروع کی۔اس پرآغاخانیوں کی طرف سےان پرشدید حملے کئے گئےاوراُن کاداخلہ اس علاقے میں بندکرادیااب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کواپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیاہےجس کےتحت وہاں کے مسلمانوں کودولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کاایک بہت بڑامنصوبہ بنایاہےاس ادارے کاطریق کاریہ ہےکہ وہ ہر گاؤں سےکم ازکم پچاس افرادکواپناممبربناتاہے۔ہرممبراس ادارہ کو-/۵۵روپےفیس ممبری اداکرتاہےاورپھران ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کےترقیاتی کاموں کےلئے۱۵۔۲۰ہزارروپےسےلیکرتین لاکھ روپےتک دیاجاتاہے۔اس ممبری کےلئےعلماءاورباشرع لوگوں کوچناجاتاہےاورسناگیاہےکہ ہرممبرکوماہواردوروپےفیس تاحیات اداکرناپڑتی ہے۔کسی مسلمان کےلے’’آغاخان فاؤنڈیشن‘‘ کاممبربنناشرعی نقطۂ نظرسےدرست ہےیانہیں؟اس مسئلہ پروہاں کےلوگوں میں خاصانزاع پایاجاتاہےبعض لوگ بڑی شدومدسے اس کی حمایت اورتائیدکرتےہیں اوربعض لوگ اس کوآغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصورکرتےہوئےاس کی ممبری کومسلمانوں کےلئےجائزقرارنہیں دیتےکیونکہ اس کامقصداس سنہرےجال کےذریعےسےوہاں کےفاقہ کش اورغریب عوام کوآغاخانیوں کے مذہب میں پھنساناہے۔یہ رقم جب کسی گاؤں کودی جاتی ہےتوممبروں سےمختلف قسم کےنعرےلگوائےجاتےہیں اوران کوٹیپ ریکارڈ کیاجاتاہے۔نیزاس موقعہ کی تصویرلیکرفلم تیارکی جاتی ہے۔آغاخانی تمام علماءکےمتفقہ فیصلےکےمطابق زندیق ہیں اوراس آغاخان فاؤنڈیشن کامقصدمسلمانوں کوگمراہ کرناہے۔ایسےحالات میں کیاکسی مسلمان کواس فاؤنڈیشن کاممبربننااورامدادوصول کرناشرعاًجائز ہےیانہیں؟اورشرع شریف کےحکم کےمطابق اس کےممبربننےوالےلوگ گنہگارہوں گےیانہیں؟

المستفتی: سواداعظم اہلسنّت چترال

===============================

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانامفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ کافتویٰ

الجواب باسم تعالیٰ

ارشادربانی ہے:

یاایھاالذین آمنوالاتتخذواعدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة وقدکفروابما جاء کم من الحق یخرجون الرسول وایاکم أن تومنوابالله ربکم ان کنتم خرجتم جھاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی

تسرون اليهم بالمودة وانااعلم بمااَخفيتم وما اعلنتم ومن يفعله منكم فقدضل سواء السبيل (الممتحنۃ آیت ا پارہ۲۸)

ترجمہ:''اے ایمان والو! میرے اوراپنے دشمنوں کودوست نہ بناؤتم ان کوپیغام دوستی بھیجتے ہوحالانکہ تمہارے پاس جوحق آیا ہے وہ اس کاانکارکرتے ہیں۔رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کواورتم کوصرف اس بناء پرنکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پرایمان لائے ہوجبکہ تم میرے راستے پرجہادپرنکلے اورمیری رضامندی کی تلاش میں گئےتم اُن سے خفیہ محبت رکھتے ہوحالانکہ میں تمہاری خفیہ اورعلانیہ باتوں کوخوب جانتاہوں اورجوتم میں سے ایساکرے گااس نے راہ حق گم کردیا۔''

آیت کریمہ سے واضح طور پرمعلوم ہورہاہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اورمسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اوردوستی رکھنااور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت ومودت رکھناجس سے اسلام کونقصان اورضررپہنچے منع ہے۔اِسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے۔

لاتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادّون من حآدّالله ورسوله الخ

ترجمہ:۔''اللہ اورآخرت کے دن پرایمان لانے والوں کونہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں'' (المجادلہ آخری آیت پارہ۲۸)

قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ مفتی وقت تفسیرمظہری میں لکھتے ہیں:

هذه الاية تدل على أن ايمان المومن تفسد بموداة الكافرين وان المومن لايوالى الكفار وان كان قريبه (صفحہ۲۲۸ ج۹)

ترجمہ:۔ ''اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کاایمان فاسد ہوجاتا ہےاور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرناچاہیےاگرچہ اس کاقریبی رشتہ دارہی کیوں نہ ہو۔

ياايهاالذين آمنوالاتتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين (آل عمران)

ترجمہ:۔ ''ایمان والو!تم کافروں کواپناولی اوردوست نہ بناؤمومنوں کوچھوڑکر۔''

ابوبکرالرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

اقتضت الأية النهى عن الاستنصار بالكفار والا ستعانة بهم والراكعون اليهم والثقةُ بهم۔

ترجمہ:۔ '' آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مددحاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتمادکرنے کی ممانعت شدیدہے۔''

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالامضمون کومتعددمقامات پربیان فرمایاہےجس سے چاراوردرجے برآمدہوتے ہیں۔
ایک درجہ قلبی موالات یاولی مودت ومحبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے۔غیرمومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائزنہیں ہے۔

دوسرادرجہ مواسات کاہےجس کے معنی ہمدردی وخیرخواہی اورنفع رسانی کے ہیں یہ بجزکفاراہل حرب کے جومسلمانوں سے

برسرِ پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔

تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو۔

چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کئے جائیں۔ یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جسمیں اُنہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لے جانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت کیوجہ سے معاف کر دیا۔ اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات ومودت جائز نہیں ہے

(بخاری:۲۔ غزوہ بدر و فتح مکہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایلدغ المومن من حجر مرتین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی، ردالمختار میں لکھتے ہیں۔

یعلم مماناحکم الدروزوالتیا منہ' فانھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام والصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزناوان الالوھیتہ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعہ اوللعلامہ' المحقق عبدالرحمان العمادی فیھم فتوی مطولۃ۔وذکرفیھا۔انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ' والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعہ' انہ لایحل اقراھم فی دیارالاسلام بجزیۃ ولاغیرھا ولاتحل مناکحتھم ولاذبائحھم۔ (ردالمختار صفحہ ۲۱۱ ج ۲)

ترجمہ:۔ یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیارِ شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر' روزہ' نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحبِ مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں۔ نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گذشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغا خان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت وافلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جارہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی طرف متوجہ کردیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کردیا ہے۔ یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔

والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ، کراچی

مُدیر بیّنات مولانا محمد یُوسف لُدھیانوی کا فتویٰ

الجواب

الحمدلله وسلام على عباده الذين اصطفىٰ

۱۔ جس شخص کو اسلامی تعلیمات اور آغاخانی عقائد ونظریات سے ذرا بھی شد بد ہو اسے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ آغاخانی جماعت بھی قادیانی جماعت کی طرح زندیق ومرتد ہے۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ سے لیکر آج تک کے تمام اہل علم ان کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد پر متفق ہیں۔ جو لوگ جہالت وناواقفی کی وجہ سے آغاخانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں ان کی بے خبری ولاعلمی حد درجہ لائق افسوس اور لائق صد ماتم ہے۔

۲۔ آغا خانیوں کی دعوت ہمیشہ خفیہ، پراسرار اور ایک خاص حلقے تک محدود رہی انہیں کھلے بندوں اپنے عقائد باطلہ کی نشرواشاعت کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں کی کمزوری وپسماندگی اور عوام وحکام کی غفلت شعاری نے ان باطنی قزاقوں کے حوصلے بلند کردئے ہیں اور انہوں نے ایسے منصوبے بنانے شروع کردئے ہیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے بچے کھچے سرمایہ ایمان کو بھی لوٹ لیا جائے۔

۳۔ ان سازشی منصوبوں میں رفاہی اداروں کا جال سب سے زیادہ کامیاب شیطانی حربہ ہے۔ کیونکہ حکمرانوں سے لے کر عوام

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

تک سب کی گردنیں ''بت زر کے آگے'' جھک جاتی ہیں۔ دین وایمان کے ڈاکوؤں کو مسلمانوں کی خدمت و پاسبانی کی سرکاری وعوامی سند مل جاتی ہے۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنے زندیقانہ نظریات وکافرانہ عقائد پھیلانے کا موقع بغیر کسی روک ٹوک کے میسر ہوتا ہے۔

۴۔ ان حالات میں ''آغاخانی فاؤنڈیشن'' کا قیام مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے سم قاتل ہے، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس سے تعاون کرنا اور اس سے کسی قسم کی مدد لینا ایمانی غیرت کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے اور یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کی شکل میں نازل ہوگی۔

۵۔ مسلمانوں کو اس جال سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ادارے کے قیام کی اجازت منسوخ کرے، اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سازشی فاؤنڈیشن کا یکسر بائیکاٹ کریں اور اس علاقے کے علماء وصلحاء کا فرض ہے کہ وہ کھل کر اس سازش کو بے نقاب کریں اور حکومت سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔ جو شخص اس فاؤنڈیشن کی مدح وستائش کرے گا۔ اس کی رکنیت قبول کرے گا یا اس سے کسی قسم کا تعاون کرے گا یا تعاون لے گا وہ کل فردائے قیامت میں خدا اور سول کے باغیوں کی صف میں اٹھایا جائے گا۔ من کثر سواد قوم فھو منھم

لعمری لقد نبتھت من کان نائما واسمعت من کانت لہٗ اذنانِ، وللہ الحمداولاً وآخراً

محمد یوسف لدھیانوی علامہ بنوری ٹاؤن

دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ کا فتویٰ

آغاخانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور قرآنی نصوص کے مطابق کفار، مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور نیز کافروں کے ساتھ محبت کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا ناجائز اور حرام ہے اور ہر وہ چیز جو سبب بنے حرام کام کا وہ چیز بھی حرام ہے۔ **سدّاً للذرائع** اور تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ کافروں نے مختلف سازشوں سے مال وزر اور متاع دنیا کا لالچ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اس لئے آغاخانیوں کا ترقیاتی کاموں کے نام پر مسلمانوں کو جھانسا دے کر ان کو آہستہ آہستہ اپنے مسلک سے قریب تر کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ مزید برآں اگر ان کے ساتھ قرض وغیرہ کے معاملات جائز رکھیں جائیں تو سادہ لوح مسلمان ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے چنانچہ بہت سارے مسلمانوں کو اب بھی ان کے کافر ہونے کا کوئی علم نہیں، اور اس کا ایمان واسلام کے خلاف ہونا ظاہر ہے۔ لہذا آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ کفر وزندقہ کے لئے کوئی نرم گوشہ اختیار نہ کریں اور علاقہ کے علماء صلحاء اور ذی اثر لوگوں پر واجب ہے کہ وہ

لوگوں کو وعظ ونصیحت اور اپنی وجاہت کے ذریعہ سے اس کا ممبر بننے سے منع کریں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ آغا خانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور جو لوگ فاؤنڈیشن کے ممبر بننے کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں انہیں پہلے سمجھایا جائے، اگر وہ ترغیب دینے سے ہی باز آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے۔

دلائل ملاحظہ ہوں۔

قال الله تعالیٰ ان الکفرین کانو الکم عدوامبینا (سورۃ نساء آیت۔۱۰)

وقال تعالیٰ یاایھاالذین امنوالاتتخذواالذین اتخذوادینکم ھزواولعبامن الذین اوتوالکتٰب من قبلکم والکفار اولیآء (سورۃ مائدہ آیت۔۵۷)

(وفی الشامیہ ج۳ صفحہ۳۹۸ مطبوعہ یو۔پی)

وللعلامة المحقق عبدالراحمن العمادی فیهم فتوی مطوله وذکرفیها انهم ینتحلون عقائد النصیرية والاسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذهب الاربعة انه لايحل اقرارهم فى ديارالاسلام بجزية ولا غيرها ولاتحل مناكحتهم ولاذبايحهم الخ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم.

محمد خالد

دارالافتاء دارالعوام کراچی نمبر۱۴۔

۱۶۔۵۔۱۴۰۴ ھج

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کا فتوی

آغا خانی مرتد اور زندیق ہیں۔آغا خانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے۔حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے، وہاں کے علماء صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں، عوام پر ان لوگوں کا کفر وزندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا وآخرت تباہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغا خانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com

عبدالرحیم عفا اللہ عنہ
نائب مفتی دارالافتاء والارشاد
ناظم آباد، کراچی
۳۰/۴/۴ـ۱۴ھ

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

الجواب وھوالصدق والصواب

فرقہ آغا خانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام ان پر جاری ہونگے اسلئے کہ ہر وقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے وہ کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا ان کے نزدیک عین عبادت اور کار ثواب ہے چنانچہ ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو ان اسماعیلیوں نے ان کا ساتھ دیکر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا ہے اور خدا اور رسول کا دشمن ہے تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کس طرح اُن سے دوستی یا ان کے فاؤنڈیشن یا ان کے کسی انجمن میں شرکت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے،

لاتجدقوماً یومنون باللہ والیوم الاخر یؤادون من حاداللہ ورسولہ ولوکانوااباء ھم اوابناء ھم اواخوانھم اوعشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان الخ

(سورۃ المجادلہ آیت ۱۲۔ پارہ ۲۸)

وقال اللہ تعالیٰ الم ترالی الذین تولواقوماً غضب اللہ علیھم ماھم منکم ولامنھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون، اعداللہ لھم عذاباً شدیدًا انھم ساء ماکانوایعملون

(سورۃ مجادلہ آیت ۱۴ تا ۱۵ پارہ ۲۸)

یاایھاالذین امنوالاتتخذواعدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمؤدۃ وقد کفروابما جاء کم من الحق

(ممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ان آیتوں سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مشرکین اور دین دشمن طبقہ سے دوستی رکھنا جائز نہیں اور نہ ان سے مالی امداد ہدیہ سمجھ کر قبول کرنا جائز ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کو قبول نہیں فرمایا۔

فلما جاء سلیمان قال اتمدونن بمال فمااتانی اللہ خیرمماّاتاکم بل انتم بھدیتکم تفرحون

(سورۃ النمل آیت ۲۶)

بعض مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب اور مصلحت کے لئے مشرکین کو ہدایا دیئے بھی اور ان سے قبول بھی کئے لیکن بقول علامہ آلوسیؒ تحقیق یہی ہے کہ اگر دینی مصالح اور امور دینیہ میں خلل پڑتا ہو تو ان کے ہدیہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ روح

المعانی۔عمدۃ القاری میں علامہ عینی نے صفحہ نمبر ۱۶۷ ج ۱۳ اور سنن ابوداؤد میں امام ابوداؤد نے کعب بن مالک اور عیاض بن حمار وغیرہ کی روایات نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **انی لااقبل هدية مشرك اور انی غيبت عن زيدالمشركين**۔ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دوستی بھی جائز نہیں ہے اور ان کی مالی امداد کو قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اور نہ امداد بلکہ مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین بنانے کی ایک سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرز پر چلائی جارہی ہے۔

علامہ انورشاہ کشمیری نے ابوبکر رازی کے احکام القرآن کے حوالے سے لکھا ہے کہ **وقولهم فی ترك قبول توبة الزنديق يوجب ان لايستتاب الاسماعيليه وسائر الملحدين۔الذين قد علم منهم اعتضاد الكفر كسائرالزنادقة وأن يقتلوامع اظهار هم التوبة احكام القرآن**

صفحہ ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین صفحہ ۳۷

جب اسلام کی نظر میں ان کی توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ نہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد وھد یہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاؤنڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے۔دیگر کفار کی امداد پر بھی اس کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے لہذا ان کے ساتھ شرکت اور ان کی امداد کا قبول کرنا حرام ہے

"من كثر سوادقوم فهو منهم"

علماء اور عام دیندار مسلمانوں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے۔

فقط

والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی۔۲۵

المفتی نظام الدین

الجامعۃ الفاروقیہ،شاہ فیصل کالونی رقم،کراچی۔۲۵،پاکستان

تاریخ ۲۵/۴/۱۴۰۴ھ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور کا فتوی

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

الجواب:۔فرقۂ آغا خانیہ ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے۔ بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام، اس سے موالات (دوستانہ تعلقات رکھنا) حرام منصوصی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **لایتخذ المومنون الکافرین اولیأ من دون المومنین ومن یفعل ذلك فلیس من الله فی شئی الان تتقوامنهم۔**

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ اپنے کفریات کی دعوت دینے کے ارادت رکھتے تھے۔

موجودہ دور میں یہ فرقہ اپنی کثرت زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکروفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بناء پر ان کے تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے۔ وھوالموافق

محمد فرید عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور، مغربی پاکستان

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کا فتوی

الجواب:۔

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں۔اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی۔اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ صرف جماعت خانے بنواتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہوکر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں، یہ اُن کا فعل ہے۔مگر مال ودولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنۂ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہوگیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن کو اپنے علاقوں میں نہ آنے دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنے کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وقارالدین عفی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، کراچی

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کا فتویٰ

آغا خانی (اسماعیلیوں) کے عقائد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اگر درست ہے تو ہر ایسے معاملہ میں جس سے اسلامی عقائد واعمال

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

متاثرہوتے ہوں ان سے تعاون اور فائدہ حاصل کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ گناہ ہے ارشادربانی ہے۔
وتعاونواعلی البر والتقویٰ ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان ۔جومسلمان ان سے اس طرح کاتعاون کریں گے جو آغاخانیت کے فروغ کا سبب ہوگا وہ گنہگار ہوں گے اور آخرت میں ان سے مواخذہ بھی ہوگا۔

واللہ اعلم۔

دارالافتاء

دارالعلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا۔۱۵،

کراچی۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith